سوال

(174) مسلمان عورت کا عیسائی سے نکاح کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مسلمان عورت کا کسی عیسائی سے نکاح کرنے کا شرعاً کیا حکم ہے؟ اور اس شادی کے نتیجے میں پیدا ہونے والی اولاد کا کیا حکم ہے؟ نیز اس نکاح کے مختار (نکاح خواں) کے متعلق کیا حکم ہے کہ جو اس شادی کی تکمیل کا سبب بنا اور اس بیوی کا کیا حکم ہے کہ جب اگر وہ اس نکاح کے بطلان سے آگاہ بھی ہو؟ کیا عورت پر شرعی حد قائم کی جائے گی یا نہیں؟ اگر نکاح کے بعد خاوند مسلمان ہو جائے تو پہلے نکاح کا کیا حکم ہو گا؟ اور پھر نیا نکاح کیسے ہو گا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسلمان عورت کا عیسائی یا کسی بھی کافر مرد سے نکاح کرنا حرام ہے۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

(وَلَا تُنكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا) (البقرۃ 2 221)

''اور مشرکوں کے نکاح میں مسلمان عورتیں نہ دو یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں۔''

نیز فرمایا:

(لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ) (الممتحنة 60 10)

''وہ (مومن) عورتیں ان کافروں کے لیے حلال نہیں، اور نہ وہ (کافر) ان مومن عورتوں کے لیے حلال ہیں۔''

اگر ایسا نکاح ہو جائے تو اس کا فسخ فوراً واجب ہے، اگر عورت کو اس نکاح اور اس کے شرعی حکم کا علم تھا تو وہ واجب تعزیر ہے اسی طرح ولی، گواہ اور نکاح خواں (نکاح رجسٹرار) اس نکاح کے شرعی حکم سے آگاہ ہونے کی صورت میں واجب تعزیر ہوں گے۔ اس نکاح کے نتیجے میں پیدا ہونے والی اولاد اسلام میں ماں کے تابع ہو گی، اگر نکاح کے بعد خاوند مسلمان ہو جائے اور اس کے حسن اسلام کا یقین ہو جائے تو نکاح دوبارہ ہو گا۔ حسن اسلام کی شرط اس لیے ہے کہ کہیں وہ اسلام کو نکاح کے لیے بطور حیلہ کے استعمال نہ کرے اور

اگر وہ اس کے بعد مرتد ہو جائے تو واجب القتل ہے۔ جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(مَنۡ بَدَّلَ دِینَہُ فَاقۡتُلُوہُ) (البخاری، کتاب الجھاد باب 149)

''جو شخص دین اسلام سے مرتد ہو جائے اسے قتل کر دو۔'' شیخ ابن جبرین

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ برائے خواتین

نکاح، صفحہ: 186

محدث فتویٰ